Online Sexual Exploitation of Children: An Alarming Trend
بچوں کا آن لائن جنسی استحصال: ایک پریشان کن رجحان

ویب کیمرے یا سیل فون کا استعمال کرتے ہوئے بچوں کے ساتھ جنسی زیادتی کی لائیوسٹریمنگ سمیت، نئی ٹیکنالوجی بچوں کی آن لائن جنسی استحصال کیلئے سہولتیں فراہم کر رہی ہے۔ یہ کام عموماً پیسے کمانے کی خاطر کیا جاتا ہے۔ مجرموں کو موبائل ڈیوائسز بھی نئے نئے اور بہتر ذرائع فراہم کر رہے ہیں جن کے ذریعے وہ بچوں کے ساتھ جنسی زیادتی کرتے ہیں۔ ایسے ہی بچوں کو نشانہ بنانے، ریکروٹ کرنے، اور جنسی فعل کے لیے مجبور کرنے کے لئے ایپس کا استعمال بھی کیا جا رہا ہے۔ ماہرین کا خیال ہے کہ عالمی سطح پر لاکھوں کی تعداد میں بچوں کا آن لائن جنسی استحصال کیا جاتا ہے، اور یہ تعداد بڑھتی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔ جنسی استحصال کا شکار ہونے والے، کمسن بچوں سے لے کر نوعمر لڑکے یا لڑکیوں تک ہو سکتے ہیں، اور اِن کا تعلق تمام نسلی اور سماجی و معاشی پس منظر رکھنے والے بچوں سے ہے۔

یہ عمل اس وقت شروع ہوتا ہے جب کوئی مجرم اپنے کسی ممکنہ شکار بچے تک رسائی حاصل کر لیتا ہے اور اپنے چالاک نفسیاتی حربوں کے استعمال اور دباؤ کے ذریعے بچے کو جنسی استحصال کے لیے تیار کرتا ہے۔ پھر یہ مجرم انٹرنیٹ کے ذریعے اکثر کسی ایسے گاہک سے رابطہ کرتا ہے جس نے بچے کا بندوبست کرنے کا کہا ہوتا ہے۔ تجارتی بنیادوں پر جنسی استحصال اور جنسی زیادتی اور جنسی فعل کی لائیو سٹریمنگ کے ذریعے، بچے کو مزید جبر کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ اس جرم کا ارتکاب کرنے والے دنیا میں کسی بھی جگہ پر بچے کے ساتھ جنسی زیادتی کرنے کے بارے میں ہدایات دینے کے لیے ادائیگی کر سکتے ہیں، جبکہ یہ زیادتی بچے کی کمیونٹی میں یا اس کے نزدیک نجی گھروں، انٹر نیٹ کیفے، یا "سائبر ڈینز" میں کی جاتی ہے۔ پریشان کن بات یہ ہے کہ بچوں کے ساتھ جنسی زیادتی کے لیے وقف خفیہ اور انتہائی محفوظ آن لائن کمیونٹیوں کی تعداد میں بہت تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔ امریکہ کولمبیا، بھارت، میکسیکو، فلپائن، تھائی لینڈ میں بچوں کے اس جرم کا شکار ہونے کے بارے میں اطلاعات ہیں۔ آسٹریلیا، برطانیہ، کینیڈا، ہالینڈ، فلپائن اور امریکہ سمیت کئی ممالک نے اس جرم کا ارتکاب کرنے والوں کے خلاف قانونی کاروائی کی ہے — ان میں دونوں پیسے دینے والے گاہک اور وہ مجرم شامل ہیں جو بچوں کے استحصال میں معاونت کرتے ہیں۔

فلپائن میں، جہاں بہت سے لوگ غربت کا شکار ہیں اور تقریبا نصف آبادی انٹرنیٹ سے منسلک ہے، غریب کمیونٹیوں میں متعدد افراد مبینہ طور پر بچوں کے اس قسم کے استحصال سے پیسے کماتے ہیں۔ آن لائن سیشن ایک موبائل فون یا ویب کیم کے ساتھ ایک کمپیوٹر کا استعمال کرتے ہوئے بہت کم لاگت میں کیے جا سکتے ہیں۔ متوقع گاہکوں سے آسانی سے رابطہ کیا جا سکتا ہے: یہ گاہک گمنام رہتے ہیں اور ادائیگی وائر ٹرانسفر سے کرتے ہیں۔ بچے عموماً برہنہ ہوتے ہیں اور کیمرے کے سامنے اِن کا استحصال کیا جاتا ہے۔ اِس استحصال میں خاندان کے افراد یا پڑوسی بھی شامل ہوتے ہیں۔ آن لائن دیکھنے والوں کے لیے بچوں کو اپنی نمائش کرنے اور جنسی عمل انجام دینے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ اکثر اوقات، خاندان کے افراد آن لائن جنسی استحصال میں معاونت کرنے کا جواز یہ کہہ کر پیش کرتے ہیں کہ یہ بچے کے لیے نقصان دہ نہیں ہے، خاص طور پر اُن حالات میں جب بچے کا کسی سے براہ راست جسمانی رابطہ نہیں ہوتا۔ اس جرم سے بچے پر پڑنے والے نفسیاتی، نشونما کے حوالےسے، اور جسمانی نقصان دہ اثرات کو سمجھنے کا فقدان، رشتہ داروں کی ملی بھگت، اور آسانی سے پیسے کے حصول نے اس جرم کو مزید فروغ دیا ہے۔

ایک اور بڑھتا ہوا خطرہ "سیکسٹورشن" یعنی بچوں کو ڈرا دھمکا کر اِن کا جنسی استحصال کرنا ہے۔ یہ ایک طرح سے بچوں کا آن لائن جنسی استحصال ہے۔ اس میں مجرم ہیک کر کے، ڈرا دھمکا کر، دھوکہ دے کر یا کسی اور طریقے سے بچوں سے غلط قسم کی تصاویر یا معلومات حاصل کر لیتے ہیں اور پھر اُنہیں دھمکیاں دیتے ہیں کے کہ اگر انہوں نے ویب کیمرے کے سامنے جنسی عمل انجام نہ دیا تو ان کی تصاویر یا معلومات کو عام لوگوں میں پھیلا دیا جائے گا۔

بچوں کے آن لائن جنسی استحصال نے قانون نافذ کرنے والوں، سرکاری وکیلوں، ججوں اور متاثرہ بچوں کو خدمات فراہم کرنے والوں کے لیے نئی مشکلات پیدا کر دی ہیں۔ زیادہ تر ممالک میں قانون نافذ کرنے والوں کو اس جرم کا سراغ لگانے، آن لائن تفتیش کرنے، انٹرنیٹ سروس فراہم کرنے والوں سے شواہد حاصل کرنے اور متعلقہ شواہد کو عدالت میں پیش کرنے کی بہت کم تربیت اور تجربہ ہے۔ مجرموں کی طرف سے آئی پی ایڈریس کو دھندلا دینے والے ٹیکنالوجی کے نیٹ ورک اور پلیٹ فارم جیسے خفیہ کوڈنگ کے بہتر طریقۂ کار بھی، تفتیش میں تاخیر پیدا کرتے ہیں یا اس کو پیچیدہ بنا دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ، ان معاملات میں خاندان کے افراد اور اِس جرم میں معاونت کرنے والے دیگر افراد کا تعاون حاصل کرنا بھی ایک بڑا چیلنج ہے۔ ایسا ہی ایک چیلنج متاثرہ بچوں، خاص کر لڑکوں کے لیے صدمے کے بارے میں خصوصی معلومات پر مبنی نگہداشت اور اور خدمات کا فقدان ہے۔

ان مشکلات کے باوجود، حکومتیں، بین الاقوامی، اور غیر سرکاری تنظیمیں بچوں کے آن لائن جنسی استحصال سے نمٹنے کے لیے مل کر کام کر رہی ہیں۔ اِن اقدامات میں اس جرم کا ارتکاب کرنے والوں کا کامیابی سے سراغ لگانا اور اِن کے خلاف قانونی کاروائی کرنے کے لیے سائبر جرائم کے خلاف اعلیٰ درجے کی تفتیشی مہارت، سائبر شہادتوں کو محفوظ رکھنے والے فوجداری قوانین اور طریقہائے کار اور آن لائن کیے جانے والے جرائم کے خلاف قانونی کاروائی کو ممکن بنانا، استغاثہ اور ججوں کے لیے خصوصی تربیت، سرحد کے آر پار قانون نافذ کرنے والوں کے مابین تعاون اور متاثرہ بچوں کی خصوصی دیکھ بھال شامل ہیں۔ اس مجرمانہ کاروبار کے لیے انٹرنیٹ کنکشن اور ایک موبائل ڈیوائس یا کمپیوٹر سے منسلک ویب کیم کی ضرورت ہوتی ہے۔ لہذا اس کی کم لاگت، اور سزا کے کم امکانات (دیکھا گیا ہے کہ اس پر عالمی سطح پر نسبتاً کم تعداد میں سزائیں دی گئی ہیں) اور بھاری منافع کی وجہ سے بچوں کا آن لائن جنسی استحصال تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ اس رجحان کو بدلنے کے لیے، حکومتوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ مجرموں کا احتساب کرنے کے لیے سیاسی عزم کا مظاہرہ کریں اور معقول وسائل اکٹھا کریں، متاثرہ بچوں کو جامع خدمات فراہم کریں، اور جرائم کی روک تھام کریں۔

# # #